نظم؍غزل

مصداق اعظمی

بٹوارہ

مری زمین پر
سورج نہیں اگتا
تری زمیں پہ بھی موتی نہیں برستے ہیں
ہماری بھوک بھی یکساں ہے
پیاس بھی یکساں
دلوں کا درد بھی آہ وفغاں بھی
اک جیسے
مرے عزیز، مرے دوست، مرے ہمسائے
تری رگوں میں رہے
یا مری رگوں میں رہے
تری رگوں کے لہو میں شریک ہوں میں
اگر
مرے لہو کی ہر اک بوند میں تو شامل ہے
میں دیکھنے کے لیے جب نظر اُٹھاتا ہوں
تو اک طرح کے ہی منظر ہیں
دونوں جانب کے
مرے یہاں بھی وہی قتل گاہ ہیں آباد
ترے یہاں بھی وہی کاروبار لاشوں کا
مرے یہاں بھی سسکتے ہیں
بھوک سے بچے
ترے یہاں بھی مسائل ہیں
روزی روٹی کے
میں اپنا جھوٹ چھپاؤں
تو اپنا جھوٹ چھپا
مگر جو سچ ہے
چھپانے سے چھپ نہیں سکتا
ترے ضمیر مرے ظرف کی عدالت میں
وہ سچ کھڑا ہے جسے ماننا ضروری ہے
تو سچ یہی مرے دوست، مرے ہمسائے
تو مرے ملک کا باسی تھا
آج سے پہلے
اسی زمیں کے حصّے میں سانس لیتا تھا
اسی زمیں کے دشمن سے تجھ کو نفرت تھی
اسی زمیں کو تو اپنی ماں سمجھتا تھا
اسی زمیں پر آباد گلستانوں میں
تو اپنے ساتھ کی بلبل مجھے سمجھتا تھا
ذرا سی چوک ذرا سی انا پرستی میں
سیاستوں کے امینوں نے
اپنے مطلب سے
زمین بانٹ دی دو بھائیوں میں
اک گھر کی

موضع جوماں، پوسٹ مجواں، پھولپور، اعظم گڑھ (یوپی)

رؤف رامش

○

کبھی جذبات، کبھی دل، کبھی افکار کے ساتھ
زندگی کھیل رہی ہے مرے کردار کے ساتھ

اب تو سانسیں بھی تعلق کا صلہ مانگتی ہیں
زیست بھی دام لگاتی ہے خریدار کے ساتھ

کبھی سیلاب کی صورت کبھی آندھی بن کر
ہر کوئی دوڑ رہا ہے یہاں رفتار کے ساتھ

ماں کو گزرے ہوئے حالانکہ زمانہ بیتا
آج بھی کرتی ہے سرگوشیاں وہ پیار کے ساتھ

ہم ہی لکھتے رہے روزانہ لہو سے کالم
ہم ہی بکتے رہے بازار میں اخبار کے ساتھ

بٹ گئے خون کے رشتے تو یہ جانا رامش
مسئلے اور کھڑے ہوگئے دیوار کے ساتھ

Z-217-B، سیکٹر 12، نوئیڈا